رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۱۲۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ: الفضل قادیان

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر: غلام نبی

قیمت ۲ دو پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۳ | مورخہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۳ جون ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۸۰

عجوبۂ روزگار

لیڈرانِ احرار اور اتحادِ ملت کا اتحاد

وہ اصحاب جن کی نظر سے ۲۶ مئی کا "ترجمان احرار مجاہد" (کہ اس کے بعد وہ کسی کو موںہہ دکھانے کے قابل ہی نہ رہا) ۔ اور ۳۰ مئی کا "زمیندار" گزرا ۔ ان کے لئے ۳۱ مئی کے "زمیندار" اور دیگر اخبارات میں یہ اعلان عجوبۂ روزگار سے کم ثابت نہیں ہوا ہوگا ۔ کہ مجلس اتحادِ ملت اور مجلس احرار کے چند افراد میں مصالحت ہو گئی ہے ؛

وہ چیز جس نے یہ تماشا دکھایا ۔ اور جو اس "مصالحت" کا موجب بنی ۔ کوئی پوشیدہ نہیں سوال صرف یہ ہے ۔ کہ وہ لوگ جو ایک ہی دن قبل نہایت دھڑلے اور وثوق کے ساتھ ایک دوسرے کے رازہائے سربستہ کا انکشاف کر رہے ۔ ایک دوسرے کو غدار اور قوم فروش بتا رہے ۔ ایک دوسرے پر شدید قومی ۔ ملکی اور اخلاقی الزام لگا رہے ۔ حتیٰ کہ ایک دوسرے کو شیطان سے بدتر قرار دے رہے تھے ان کی اس اچانک قلابازی کو کیا وقعت دی جا سکتی ہے ؛

اس میں شک نہیں ۔ کہ اس "مصالحت" سے قبل جو یکایک گجرات کی سرزمین سے نمودار ہوئی ۔ مولوی ظفر علی ۔ اور ان کی پارٹی اور ان کے اخبار "زمیندار" نے ہر ممکن کوشش کی ۔ کہ احرار سے چپقلش نہ ہو ۔ وہ بار بار طرح دے جاتے رہے ۔ اپیلیں کرتے رہے ۔ مگر کوئی شنوائی نہ ہوئی ۔ ان کی مصالحت پسندی کو ان کی کمزوری پر محمول کیا گیا ۔ ان کی خاموشی کو ان کی شکست قرار دیا گیا ۔ اور ایسی صورت پیدا کر دی گئی کہ اتحادِ ملت والوں کے لئے خاموش رہنا مشکل ہو گیا ۔ اور یہ طریق عمل اس وقت تک جاری رہا ۔ جب تک قضا و قدر نے احرار کے نفس ناطقہ "مجاہد" کا خاتمہ نہ کر دیا ؛

آج جبکہ مولوی ظفر علی کی پارٹی اور احرار میں مصالحت کا ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہے ہر شخص کے دل میں قدرتاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے ۔ کہ کل تک لیڈرانِ احرار نے کھلم کھلا اور علی الاعلان مولوی ظفر علی ۔ ان کے بیٹے مولوی اختر علی اور "زمیندار" کے متعلق جو جو الزامات لگائے ۔ کیا ان کا فیصلہ ہو گیا ۔ احرار نے انہیں واپس لیتے ہوئے اقرار کر لیا ۔ کہ وہ سب غلط اور جھوٹے ہیں ۔ اور محض انتقام لینے کی خاطر گھڑے گئے تھے ۔ یا مولوی ظفر علی نے مان لیا ہے کہ احرار ان الزامات کے عائد کرنے میں حق بجانب تھے ۔ مثلاً ۲۴ مئی کے "ترجمان احرار مجاہد" میں پورے صفحہ کی لمبائی میں نہایت جلی قلم سے لکھا گیا ہے ۔ کہ :-

"نام نہاد اتحادِ ملت کے قائدین نے کونسلوں کے لئے مسلمانوں کا خون کرایا ہے"

مگر اس کرنے والوں کا عبرتناک انجام" ان عنوانات کے ماتحت پورے صفحہ میں جو کچھ لکھا گیا ۔ اس کا اندازہ باسانی کیا جا سکتا ہے ۔ اگر اور باتوں کو جانے بھی دیا جائے ۔ تو یہ الزام کہ مولوی ظفر علی اور ان کے ساتھیوں نے کونسلوں کے لئے مسلمانوں کا خون کرایا ۔ اتنا بڑا الزام ہے ۔ جس کی صفائی ضرور ہونی چاہیئے ؛

پھر ۲۳ مئی کے "مجاہد" کے پہلے صفحہ کی زینت یہ عنوانات بنائے گئے ۔ کہ "مجلس اتحاد ملت نے کونسلوں میں داخلہ کے لئے مسجد شہید گنج کا چور دروازہ تجویز کر لیا"

"شاہی مسجد میں مولانا ظفر علی کی ذلت"
"مسلمانوں نے کہا ۔ کہ ظفر علی بیٹھ جاؤ ۔ تم کو کس نے لیڈر بنایا ہے"
"اخبار زمیندار قوم کو برباد کر رہا ہے"
"مسلمانوں نے سوالات کر کے ظفر علی کا ناطقہ بند کر دیا"
"ملک لال خاں نے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگ لی"
"احرار کے خلاف

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ لاہور میں

نامہ نگار "الفضل" کا تار

لاہور ۲ جون ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ ۔

حضرت امِ طاہر کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخار سے آرام ہے صاحبزادیوں کا امتحان ختم ہو چکا ہے ۔ حضور معہ خدام منگل کو چھ بجے صبح لاہور سے قادیان کے لئے روانہ ہوں گے ؛

"مجلس اتحاد ملت کی ریاکاری بے نقاب ہوگئی"

۲۵ر مئی کے مجاہد میں بیان کیا گیا۔ کہ مجلس مرکزیہ اتحاد ملت نے شہیدوں کے ساتھ کھلی غداری کی ہے"۔ "اسلام کے غدار تو مجلس مرکزیہ اتحاد ملت کے لیڈر ہیں"۔ "یہ (اتحاد ملت) چنڈال چوکڑی ہے۔ یہاں اتحاد کیسے ہوسکتا ہے" "مجلس اتحاد ملت کو تحریک مسجد شہید گنج سے ذرہ بھر عقیدت نہیں"۔ "مسلمانوں کے خون سے ووٹ حاصل کرنے والے رہنمایان قوم" "احرار کے خلاف شیطان سے اتحاد کرنیوالوں کا شیطانی اعلان"

۲۶ر مئی کے مجاہد نے جو گل بکھیرے۔ ان میں سے چند ایک یہ ہیں: "غداران اسلام کو حضرت امیر شریعت نے بے نقاب کردیا۔ اختر علی سے اس دستاویز کا مطالبہ کرو۔ جس کی قیمت خونِ مسلم ہے"۔ "چیلنج بنام حضرت مولانا ظفر علی خاں صاحب"۔ "کیا اختر علی نے نواب ممدوٹ کی کوٹھی والا بیان ڈپٹی کمشنر کے حوالہ کردیا تھا"

یہ صرف عنوانات پیش کئے گئے ہیں اور وہ بھی سارے نہیں۔ بلکہ چند۔ ان سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ احرار کے دلوں میں اتحاد ملت والوں کے متعلق کیا کچھ بھرا پڑا ہے۔ اور وہ انہیں کس نظر سے دیکھتے ہیں۔ اگر لیڈرانِ احرار ان تمام الزامات کو واپس لے لیتے۔ اور پھر صلح کے لئے آگے بڑھتے تو ایک بات بھی تھی۔ لیکن جبکہ وہ اس قسم کے بیانات میں سے ایک لفظ بھی غلط قرار دینے۔ اور واپس لینے پر آمادہ نہیں۔ تو پھر جو لوگ اس قدر بغض و کینہ اس قدر دشمنی اور عداوت اس قدر نفرت و حقارت کا مظاہرہ کرتے کرتے جب جھٹ صلح کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں تو ان کے متعلق کھلے طور پر کہا جاسکتا ہے۔ کہ کسی شدید مجبوری اور کمینہ مطلب پرستی نے انہیں اس طرف مائل کیا ہے۔ ورنہ صلح و صفائی کا وہ نام تک نہیں جانتے۔ ان کی صلح اور ان کے اتحاد کو موجودہ زمانہ کا عجوبہ روزگار تو کہا جاسکتا ہے۔ شبے مانند شبے دیگرے مانند کا مصداق تو سمجھا جاسکتا ہے لیکن سنجیدگی اور متانت کی دنیا میں کچھ وقعت نہیں دی جاسکتی ؛

خان بہادر شیخ آصف زماں خانصاحب کی المناک وفات

یہ خبر نہایت ہی رنج و الم کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ خان بہادر شیخ آصف زماں خانصاحب ڈپٹی کلکٹر گونڈہ ۲۹ر مئی کو شاہجہانپور میں وفات پاگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم مخلص احمدی اور قابل افسر تھے۔ عنقریب ایٹہ میں بطور کلکٹر تعینات ہونے والے تھے۔ ہمیں اس المناک حادثہ میں مرحوم کے تمام خاندان سے دلی ہمدردی ہے۔ اور ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ پسماندگان کو اپنے افضال کا مورد بنائے۔

بیرونی جماعتیں مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعائے مغفرت کریں۔

قصور میں آتشزدگی کے متعلق نامہ نگار "مجاہد" کی غلط بیانی

۲۴ر مئی کو قصور کے ایک بازار میں بوقت دوپہر آگ لگ گئی۔ جس کی اطلاع ملنے پر ایگزیکٹو افسر صاحب قصور اور دیگر افسران بلدیہ فوراً موقعہ پر پہونچ گئے۔ کمیٹی کی لاری فوراً آگئی۔ نیز فائر بریگیڈ کو لاہور سے منگوایا گیا۔ غرضکہ ایگزیکٹو افسر صاحب اور دیگر افسران بلدیہ نے بڑی جدوجہد سے آگ پر قابو پالیا۔ جس سے ہم اہالیان قصور ایگزیکٹو افسر صاحب کے بے حد مداح اور ممنون ہیں۔ جنہوں نے حسن قابلیت سے دو کانوں کو تباہی سے بچالیا۔

نامہ نگار "مجاہد" نے ترجمان احرار کو یہ اطلاع دے کر بے ہودگی کا ارتکاب کیا ہے۔ اور ناشکری کا مکمل ثبوت دیا ہے۔ کہ ایگزیکٹو افسر بعد میں پہونچے اور لاریاں بھی بعد میں آئیں نامہ نگار کی یہ اطلاع دروغ بے فروغ ہے۔ ہم اہالیانِ قصور اس کی تردید کرتے ہیں۔

خاکساران۔ عطا محمد از قصور۔ شیخ طالع مند تاجر قصور۔ چودہری محمد ابراہیم از قصور نظام الدین از قصور۔ مولوی عبدالقادر از قصور۔ فیروز الدین از قصور۔ سردار محمد از قصور مولوی محمد سعید از قصور۔ محمد بخش ؛

اخبار احمدیہ

پتہ درکار ہے

قاضی عطاء اللہ صاحب سکنہ ادھووالی ضلع گوجرانوالہ موصی نمبر ۲۱۷۴ جو ضلع لائل پور میں محکمہ تعلیم میں ملازم ہیں۔ اپنے پتہ سے جلد مطلع فرمائیں۔ مدت سے نہ ان کا کوئی خط آیا ہے نہ ہی حصہ آمد ہوچکا ہے۔ جہاں کہیں آجکل ملازم ہوں۔ مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری بچی دس روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ (خاکسار عبدالحکیم۔ شملہ) (۲) میری والدہ صاحبہ عرصہ چھ سات ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ (خاکسار محمد شریف از موگا) (۳) خاکسار نے امسال ایل ایل۔ بی کا امتحان دیا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا کریں۔ (خاکسار بشیر احمد صادق بی۔ اے۔ گجرات) (۴) میرا بچہ محمد رشید بعارضہ بخار میعادی بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں (خاکسار محمد شفیع ہیڈ ماسٹر کوٹ ادو) (۵) خاکسار کی اہلیہ قریباً ایک سال سے بیمار ہے۔ لیکن اب کچھ دنوں سے بہت سخت بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ (خاکسار محمد علی گوجرانوالہ)

اعلان نکاح

زہرہ زرینہ بیگم بنت قاضی فضل کریم صاحب مرحوم بھیروی کا نکاح ۔/۱۵۰۰ روپیہ مہر پر ایم عبدالرحمن خان صاحب احمدی ولد ملک محمد الدین خانصاحب سکنہ خورجہ کے ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ۲۳ر مئی بعد نماز عصر پڑھا۔ (خاکسار رشید احمد نگارکن دعوۃ وتبلیغ قادیان)

دعائے مغفرت

(۱) چوہدری مولا بخش صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ ۰۰ سال کی عمر میں بعارضہ نمونیا ۱۳ر مئی کو وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔ (حاجی غلام احمد کریام)

(۲) ۲۸ر اپریل میرا بھائی راحب خان جو ۱۲ سال سے بیمار تھا۔ فوت ہوگیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار شاہ محمد پٹیالہ

(۳) میری اہلیہ چند روز بعارضہ تو لنج جگری بیمار رہ کر ۱۲ر مئی کو وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ (عبدالمجید سب انسپکٹر پولیس۔ پشاور)

دعائے نعم البدل

میرا لڑکا ۲۰ر مئی کو فوت ہوگیا۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔ (خاکسار محمد عبداللہ دفتری۔ قادیان)

مذہبی کانفرنس کی آڑ میں آریوں کے دیگر مذاہب پر بے جا حملے

آریہ سماج گوجرہ نے ۲۷ر مئی کو ایک مذہبی کانفرنس منعقد کی جس میں مضمون "میرا دھرم مجھے کیوں پیارا ہے" رکھا۔ مذکورہ بالا کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے انہوں نے جماعت احمدیہ کو بھی دعوت دی تھی۔ چنانچہ ہمارے نمائندہ قاضی نذیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لائلپور نے مقرر کردہ مضمون پر لیکچر دیا۔ قاضی صاحب سے پہلے عیسائی نمائندہ نے لیکچر دیا تھا۔ بعد میں آریہ سماج کے نمائندہ نے بیس منٹ تقریر کی۔

بعد ازاں آریہ سماجی صدر مہاشہ چرنجی لعل پریم نے برخلاف اپنے فرائض کے نمائندگان کی تقریروں پر بے جا تنقید ایک گھنٹہ تک کی۔ جس پر اعلےٰ طبقہ کے لوگوں نے خصوصاً اور عام پبلک نے عموماً بہت بُرا منایا۔

۲۸ر مئی کی صبح کو آریوں کو اس بدعہدی کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اور ایک گھنٹہ برائے سوال وجواب طلب کیا گیا۔ اس پر انہوں نے اپنے جلسہ کے اوقات میں تو وقت نہ دیا۔ البتہ جوالا سہائے مندر میں ایک گھنٹہ ½۹ بجے سے ½۱۰ بجے صبح تک وقت دیا۔ قاضی صاحب ممدوح نے آواگون کے مسئلہ پر بہت وزنی اعتراضات کئے۔ لیکن آریہ سماج کے مناظر مہاشہ چرنجی لعل نے ان اعتراضات سے تنگ آکر اور کوئی معقول جواب نہ دے سکنے کے باعث حدیثوں پر اعتراضات شروع کردیئے۔ قاضی صاحب نے ان اعتراضات کے بھی تسلی بخش جواب دیئے۔ پبلک پر بہت اچھا اثر پڑا۔

جماعت احمدیہ سرگودھا کی مالی قربانی کے متعلق مختصر رپورٹ

بھائی محمد سعید صاحب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا نے اپنی جماعت کی ۳۶-۱۹۳۵ء میں مالی قربانی کے متعلق جو رپورٹ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھیجی ہے وہ اس لئے درج ذیل کی جاتی ہے۔ کہ اگر ذمہ دار اصحاب سرگرمی سے کام لیں۔ اور مناسب طریق عمل کریں۔ تو ہر جماعت نہایت شاندار مالی قربانی کر سکتی ہے:۔

(۱) خاکسار سے پہلے یہاں کی جماعت کے امیر مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب تھے۔ جو پنشن لے کر قادیان تشریف لے گئے ہیں انہوں نے اپنے وقت میں قابل قدر کام کیا اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے:۔

(۲) یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور حضور کی ذرہ نوازی ہے۔ کہ خاکسار کو نومبر ۱۹۳۵ء سے امیر مقرر کیا گیا ہے۔ شروع سے ہی خاکسار کا ارادہ اور خواہش تھی۔ کہ جماعت کو چندوں کے متعلق ایسے طور پر چلاؤں۔ کہ (۱) چندے باشرح ہو جائیں (۲) باقاعدہ ہو جائیں (۳) وقت پر ادائیگی ہو (۴) خود بخود ادا کرنے کی عادت ہو جائے (۵) حتی الوسع بقایا نہ رہے۔ میں خوش ہوں کہ گو اپنے ارادہ کو حسب خواہش مکمل طور پر پورا نہیں کر سکا۔ تاہم جماعت نے نمایاں ترقی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو کچھ ناچیز کوشش کی ہے۔ وہ حضور کے پیش کی جاتی ہے:۔

(۳) ہماری جماعت کا بجٹ ۳۶-۱۹۳۵ء ہر طرح کی تخفیفوں کے بعد ۷۹۴ روپے ۹ آنے ۳ پائی تھا۔ اس میں پچھلے سالوں کے بقائے شامل نہیں۔ اس بجٹ سے ۷۵۶ روپے ۷ آنے ۹ پائی مرکز کو روانہ کئے گئے گویا سو فیصدی بجٹ ۳۶-۱۹۳۵ء پورا ہو چکا ہے:۔

(۴) یہ بات خاکسار نے مدنظر رکھی کہ تعداد بقائے داران اور بقایا کم کیا جائے سو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے بقایا کی رقم بھی کم ہو گئی۔ اور تعداد بقایا داران بھی نسبتاً گھٹ گئی ہے:۔

(۵) چندہ دینے والوں کی کل تعداد ۴۵ درج رجسٹر ہے:۔

(۶) چندہ کی وصولی کے متعلق خاکسار نے جو کوشش اور ذرائع اختیار کئے۔ وہ حسب ذیل ہیں۔ ان میں بابو غلام رسول صاحب سکرٹری مال کی امداد نمایاں طور پر شامل رہی ہے۔

(الف) متعدد خطبات جمعہ میں قربانیوں اور خصوصاً چندہ کی ادائیگی کے متعلق تاکید کی (ب) عام طور پر مسجد میں۔ مجلسوں میں احباب کی توجہ اس طرف منعطف کراتا رہا (ج) قربانیوں پر مختلف احباب سے ہفتہ واری جلسوں میں تقریریں کرائیں۔ (د) محصل مقرر کئے (ر) انفرادی طور پر بار بار مطالبات کئے گئے (س) خاکسار بمعیت سکرٹری مال احباب کے گھروں پر کئی بار گیا۔ (ص) نوٹوں کی شکل میں مطالبات گھروں پر جا کر کئے گئے:۔

(۷) خاکسار حضور اقدس کی خدمت عالیہ میں جماعت احمدیہ سرگودھا کی مندرجہ ذیل خصوصیات پیش کرتا ہے (الف) تمام ضلع کی جماعتوں کے مقابلہ میں بجٹ زیادہ ہوتا ہے۔ حالانکہ اس کے مقابلہ میں تعداد افراد بہت کم ہے۔ اور خدا کے فضل سے بجٹ ہمیشہ قریب قریب مکمل ہو جاتا رہا ہے۔ اور جو بقایا کبھی رہ بھی گیا۔ اس کا بہت سا حصہ دوسرے سال میں وصول ہو جاتا رہا ہے (ب) یہاں کی جماعت مقامی طور پر کافی خرچ کرتی رہتی ہے۔ (ج) مرکز کی ہر تحریک میں نمایاں طور پر حصہ لیتی ہے۔ تحریک جدید میں دوسرے سال پہلے سے زیادہ افراد نے حصہ لیا۔ اور ہر ایک نے پہلے سال سے زیادہ چندہ لکھوایا۔ بعض نے یکمشت ادا بھی کر دیا۔ اور بعض بالاقساط ادا کر رہے ہیں:۔

(۸) اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۶ احباب باشرح اور باقاعدہ اور بروقت ادا کرنے والے ہیں۔ چھ احباب ایسے ہیں جو اگرچہ باقاعدہ باشرح اور بروقت دینے والے ہیں مگر دوران سال میں انہیں ایسی معذوریاں پیش آگئیں۔ کہ وہ بجٹ کو پورا نہ کر سکے وہ مخلص ہیں۔ ان کے لئے میرے دل میں درد اور افسوس ہے۔ حضور ان کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

تین احباب ایسے ہیں جن کے متعلق مجھے یہ لکھتے ہوئے شرم محسوس ہو رہی ہے۔ کہ وہ نادہندہ ہیں۔ میں نے جہاں تک ہو سکا ہر طرح کوشش کی۔ کہ وہ اس مرض سے نجات پا جائیں۔ مگر افسوس میں کامیاب نہ ہو سکا۔ میں نے ان کی تربیت پر بھی زور دیا۔ ان کے جذبات کو بھی ابھارا۔ سلسلہ کی ضروریات کو بھی پیش کیا۔ ان کے گھروں پر بھی بار بار گیا۔ مگر انہوں نے نہ تو انکار ہی کیا۔ صرف اپنی کمزوریوں اور سستیوں کے باعث لیت و لعل کرتے رہے۔ ایک بات جو میں نے ان میں معلوم کی۔ اور جس سے مجھے امید ہے۔ کہ وہ سال رواں میں اپنی اس بیماری کو چھوڑ دیں گے۔ وہ یہ ہے۔ کہ وہ اس بات کو سختی سے اور ندامت کے ساتھ محسوس کرتے ہیں۔ کہ وہ چندہ نہیں دے رہے وہ اس بات کی آمادگی ظاہر کرتے ہیں۔ کہ آئندہ سستی کو چھوڑ کر چندہ باقاعدہ ادا کر دیا کریں گے۔

بہر حال امید ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیابی ہو جائے گی۔ حضور ان کے لئے دعا فرمائیں۔ اور ان کی کمزوریوں کو رحیمانہ نظر سے دیکھیں۔ میں ادب سے اور ڈرتے ہوئے حضور کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں۔ کہ یہ فی الحال اس قابل نہیں ہیں کہ انکے حق میں بے تعلقی کا حکم حضور صادر فرمائیں بلکہ اس قابل ہیں کہ انکو مہلت دی جائے کہ یہ اپنی اصلاح کر لیں خاکسار کی ناچیز رائے یہی ہے۔ کہ اس وقت تک ایسے احباب کو ساتھ ساتھ چلانے کی کوشش کی جائے۔ اور اس مدت میں ناظر صاحب بیت المال باہر کی جماعتوں کے ذمہ دار کارکنوں سے مشورہ کر کے ایسی تدابیر اختیار فرمائیں جو کہ مفید اور مؤثر ہوں:۔

(۹) آخر میں خاکسار نہایت ادب اور عاجزی سے حضور کی خدمت عالیہ میں درخواست کرتا ہے۔ کہ جماعت سرگودھا کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم ہم میں سے ہر ایک کو بیش از بیش قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بے شک جماعت نے اپنا بجٹ پورا کیا ہے۔ بقائے صاف کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور بحیثیت مجموعی جماعت کو خدا کے فضل سے نمایاں طور پر قربانیاں پیش کرنے کی توفیق ملی ہے۔ مگر خواہش اور ارادہ یہی ہے۔ کہ حضور کی خوشنودی تمام جماعتوں سے بڑھ کر حاصل ہو۔ اور اس کے لئے حضور کی خاص دعاؤں کی ضرورت ہے:۔

حضور یہاں کے سکرٹری مال بابو غلام رسول صاحب کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ ان کو زیادہ خدمت کرنے کی توفیق ملے:۔

حضور کا ادنے ترین خادم خاکسار محمد سعید امیر جماعت احمدیہ سرگودھا:۔

انسپکٹر تعلیم و تربیت کا دورہ

لاہور کمشنری کے اضلاع کی احمدیہ جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر تعلیم و تربیت عنقریب دورہ پر روانہ ہونگے ان کا دورہ اضلاع گورداسپور۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ شیخوپورہ۔ لاہور۔ امرتسر میں علی الترتیب ہوگا۔ جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ ان سے ہر طرح تعاون کریں۔ اور اس حلقہ کے وہ تمام سکول جو نظارت ہذا سے ملحق ہیں۔ معائنہ کے لئے تیار رہیں۔ جن جماعتوں میں دورہ ہوگا۔ ان میں سے موٹے موٹے مقامات حسب ذیل ہیں۔ بٹالہ۔ سارچور۔ بارٹھوال۔ ہرچوکا (?)۔ ڈیرہ بابا نانک۔ دھنی دیو ڈیریانوالہ۔ عینوانی۔ بدوملہی۔ گھٹیالیاں۔ گھنوکے ججہ۔ مالوکے بھگت۔ جانگریاں۔ چونڈہ۔ سیالکوٹ شہر۔ ڈسکہ۔ ترگڑی۔ فیروزوالا۔ مونگ (?)۔ ٹھوکنڈی۔ موسیٰ خان پنڈی بھٹیاں۔ آنبہ۔ سید والا۔ پنڈی چیری۔ علی پور۔ کوٹ رادھا کشن۔ جلو۔ مڈیا۔ امرتسر۔ اجنالہ۔ سرہالی (?)۔ ویرووال۔ بھیووال (?)۔ فقط۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان:۔

مشکلات رشتہ ناطہ کا آسان حل

جماعت میں آجکل معاملات رشتہ ناطہ میں لڑکیوں والے بڑی پریشانی و تنگی کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس مشکل کے صحیح موجبات اور ان کے حل پر بحث کرنے سے پہلے یہ واضح کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ یہ مشکل صرف احمدی جماعت تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ دیگر مسلمانانِ پنجاب میں بھی اس سے کم شکائت یا تکلیف نہیں ہے۔ اس خرابی کی ایک وجہ تو یہ ہوسکتی ہے۔ کہ مسلمانوں میں بوجہ کمی تعلیم نالائق وَر بکثرت ملتے ہیں۔ اور لائق وروں کی بڑی کمی ہے۔ لیکن اہلِ ہنود میں جہاں تعلیم بھی کافی ہے۔ یہ خرابی مسلمانوں سے زیادہ بڑھی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ اہلِ ہنود میں لڑکے خرید کئے جاتے ہیں۔ بدیں طور کہ ایک لڑکے کے کئی خواستگار ہوتے ہیں۔ ایک لڑکی والے پانچ ہزار روپیہ کا جہیز دینا پسند کرتے ہیں۔ تو دوسری لڑکی والے دس ہزار کا اور تیسری لڑکی والا کہتا ہے۔ کہ میں تو اسے تمام جائداد کا مالک بناؤں گا۔ اس طرح شریف اہلِ ہنود جو لڑکیوں والے ہیں۔ نہائت پریشانی میں مبتلا پائے جاتے ہیں۔ غیر احمدیوں میں بھی اس سے کچھ کم تکلیف کا سامنا نہیں۔ میں نے ایک گزیٹڈ آفیسر کو اپنی لائق و کنواری لڑکی کے لئے متواتر کئی سال سے اس پریشانی میں مبتلا پایا ہے۔ میں اس خرابی کا ذمہ وار بڑی حد تک لڑکی والوں کو ہی سمجھتا ہوں۔ قدیم سے مسلمان شرفاء کسی غیر آدمی مگر بڑے آدمی کو لڑکی دینے کی بجائے اپنے غریب بھائیوں کو دینا افضل سمجھتے آئے ہیں۔ مثلاً

(۱) ہمارے ضلع میں ایک بڑے بھاری نواب کی ایک لڑکی تھی۔ دور و نزدیک کے امراء و رؤسا خواستگار تھے۔ ایک دن انہوں نے اپنی قوم کے ایک غریب نوجوان کو جو کھیت میں ہل چلا رہا تھا۔ اپنے پاس بلا بھیجا۔ وہ نوجوان ڈرتا ڈرتا نواب صاحب کے پاس پہونچا۔ اسے خوف تھا۔ کہ نواب صاحب یا تو مجھے کہیں بیگار بھیجیں گے۔ یا میرے خلاف کوئی شکائت ان کو پہونچی ہے۔ جب وہ نوجوان حاضر ہوا تو اسے دولھا والی پوشاک پہنا کر نواب صاحب نے اپنی لڑکی کا نکاح اس کے ساتھ کر دیا؛

(۲) ہمارے ضلع میں ایک اور بلند پایہ رئیس و پراونشل درباری تھے۔ جن کی دو لڑکیاں تھیں۔ ان کے گھر کا خدمتگار ان کی قوم کا ایک آدمی تھا۔ اس کے دو لڑکے تھے۔ جو گاؤں میں شاید مویشی چراتے تھے۔ رئیس مذکور نے ان دونوں لڑکوں کو منگا کر اپنے خرچ پر ان کو تعلیم دلائی۔ اور جوان ہونے پر اپنی دونوں لڑکیاں ان سے بیاہ دیں۔

(۳) میری اپنی ایک نوجوان بہن بیوہ ہوئی میرے ماموں کا ایک لڑکا مزدوری کرتا تھا۔ میں نے کئی شریف و آسودہ حال اشخاص کی درخواست کو رد کر کے اس لڑکے کے ساتھ اپنی بہن کا نکاح کر دیا۔ اور ایک جوڑی بیلوں کی اسے دے کر اپنی زمین اسے کاشت کے لئے دے دی۔ اور شرفا کے حلقہ میں میرے اس فعل کی بہت تحسین کی گئی؛

ان نظائر کے پیش کرنے سے میرا مطلب یہ ہے۔ کہ اپنی قوم کے غریب و شریف لڑکوں کو لڑکی دینے میں عار نہ کی جائے۔ بلکہ اسے فخر سمجھا جائے۔ اس وقت اپنی قوم سے میری مراد احمدی برادری ہے۔ میں نہائت افسوس سے یہ اظہار کرتا ہوں۔ کہ اس وقت ایک لڑکی والے کی نگاہ کسی اونچے گھرانے کے کسی متمول لڑکے کی طرف لگی ہوتی ہے۔ حالانکہ لڑکے کے انتخاب میں صرف یہ دیکھنا کافی ہے۔ کہ لڑکا شریف و نیک چلن ہو۔ اور اس قدر توفیق رکھتا ہو کہ لڑکی سادہ اور شریفانہ زندگی بسر کر سکے مگر جماعت میں یہ جذبہ بہت حد تک مفقود ہے۔ مجھے کئی ایسی مثالیں معلوم ہیں۔ کہ لڑکی والوں کو اچھے شریف لڑکے پیش کئے گئے۔ مگر انہوں نے نا منظور کر دیئے۔ اس لئے کہ وہ امیر نہ تھے۔ ایک تازہ مثال میرے سامنے ہے۔ ایک بیوہ لڑکی کے ورثاء کچھ عرصہ سے وَر کے متلاشی ہیں۔ میں نے ایک نہائت شریف اعلےٰ چلن۔ پرجوش احمدی۔ کنوارا نوجوان اس لڑکی سے چار پانچ سال کم عمر کا ان کے پیش کیا۔ مگر انہوں نے رد کر دیا۔ اور وجہ انکار یہ بتائی گئی۔ کہ لڑکی۔ ایس۔ وی۔ ٹیچر ہے۔ اور لڑکا جے وی۔ ٹیچر ہے حالانکہ ان کی حیثیتوں میں کوئی زیادہ فرق نہیں۔ اور ابھی تک وہ لڑکی والے بدستور پریشانی کا اظہار کر رہے ہیں حالانکہ میں نے اس لڑکے کو بمشکل سمجھا کر اس سے بڑی عمر کی بیوہ کے ساتھ شادی کرنے کے لئے قائل کیا تھا؛

میں نے ان لڑکی والوں کو یہاں تک بھی لکھا۔ کہ ایس۔ ایس وی استانیاں بھی ہیں۔ جن کے خاوند چپڑاسی یا ادنےٰ ملازم ہیں۔ اور وہ استانیاں ان کے ساتھ اچھی زندگی بسر کر رہی ہیں۔ مگر اس لڑکی کے وارث کہتے ہیں۔ کہ سو روپیہ سے کم تنخواہ کا لڑکا نہ ہو؛

ان حالات میں لڑکی والوں کا محکمہ امور عامہ کو یا جماعت کو کوسنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ محکمہ امور عامہ والے کیا کریں۔ ان کا کام صرف رضامندانہ معاملہ کرانا ہے۔

پس میں تمام لڑکیوں والے بھائیوں کو خصوصاً اور تمام جماعت کو عموماً مشورہ دیتا ہوں۔ کہ وہ طمع۔ لالچ۔ غرور اور تجارتی نقطۂ نگاہ کو چھوڑیں۔ اور اپنی لڑکیوں پر رحم کرتے ہوئے اپنی ذہنیت کی کچھ اصلاح کریں۔ پھر لڑکیوں کی شادی کا مسئلہ نہائت آسانی سے حل ہو جائے گا۔ بجز اس طریق کے اور کوئی طریق اس معروضہ مشکل کے حل کا نہیں ہوسکتا۔ موجودہ حالات میں لڑکی والے تو ایک ذہنی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ الا اس سے زیادہ اور حقیقی تکلیف کا سامنا غریب اور کم تنخواہ والے نوجوانوں کو ہو رہا ہے۔ جس کے ازالہ کے لئے کوشش ہونی چاہیئے۔ مذکورہ بالا طریق سے ہر دو فریق کی مشکل برآری ہو جائے گی؛

خاکسار

دوست محمد حجانہ ڈیرہ غازی خاں

احباب ۶ جون ۱۹۳۶ء کو یاد رکھیں

احباب کو یاد ہوگا۔ کہ گذشتہ سال ماہ مئی جون ۱۹۳۵ء میں عارضی فہرست رائے دہندگان میں نام درج کرانے کے لئے احباب نے جو درخواستیں دی تھیں۔ ان کی تکمیل کے لئے اب آخری تاریخ ۶ جون ۱۹۳۶ء مقرر ہوئی ہے۔ اس کے بعد ہر شخص جو کسی صفت کی بناء پر ووٹ دینے کا حقدار ہوگا۔ مگر اس نے اس تاریخ کے اندر اندر نام درج نہ کرایا ہوگا۔ اپنے اس حق سے محروم سمجھا جائے گا۔ اس لئے تمام ان احباب کو چاہیئے۔ کہ جن کے نام درخواست کے ذریعہ درج ہو سکتے ہیں۔ کہ وہ ۶ جون سے قبل اپنے نام کو درج کرانے کے لئے اپنی اپنی درخواستیں اپنے علاقہ کے پٹواری یا محرر رجسٹریشن یا نائب تحصیلدار کو پہونچا دیں۔ جن لوگوں نے گذشتہ سال درخواست کے ذریعہ نام درج کرائے ہوں۔ وہ بھی اپنے ناموں کے متعلق اطمینان کر لیں کہ آیا ان کے نام رجسٹر میں درج ہو چکے ہیں یا نہیں۔

فہرست رائے دہندگان کے متعلق ایک مفصل چٹھی صوبہ پنجاب کے سکرٹری صاحبان کی خدمت میں بھجوا دی گئی ہے۔ اگر کسی دوست کو نہ پہونچی ہو تو اطلاع دیں۔ تاکہ دوبارہ ان کی خدمت میں بھجوائی جاسکے۔ یا پھر الفضل مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۳۶ء کو ملاحظہ فرمائیں۔ تاکہ ان کو مفصل قواعد کا علم ہوسکے؛

(ناظر امور خارجہ قادیان)

اعلان معافی

ماہ ستمبر ۱۹۳۴ء میں شیخ محمد شفیع صاحب سکنہ لدھیانہ کو ان کی ایک غلطی کی بناء پر جماعت احمدیہ سے خارج کیا گیا تھا۔ اب احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ شیخ صاحب کی طرف سے اظہار ندامت ہونے پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا ہے۔

ناظر امور عامہ

(الفضل) ہم اپنے محترم بھائی کو اس ابتلاء میں مخلصانہ ثابت قدمی دکھانے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں ہر قسم

رجعت پسندی اور ترقی خواہی

سر فضل حسین کے خلاف الزامات کی حقیقت

اخبار "احسان" نے آجکل اپنا محاذ میاں سر فضل حسین کی اندھا دھند مخالفت قرار دے رکھا ہے۔ اس کے جواب میں معاصر انقلاب نہایت مدلل مضامین لکھ رہا ہے۔ اس سلسلہ کا ایک نمبر درج ذیل کیا جاتا ہے

ہمارے معزز مقامی معاصر نے پھر "رجعت پسندی" اور "ترقی خواہی" کے مباحث کے متعلق خامہ فرسائی کی زحمت گوارا کی ہے۔ اپنے حسن ظن کریمانہ سے کام لے کر ہمارے احترام کے لحاظ و نگہداشت کی نسبت جو کچھ فرمایا گیا ہے۔ اس کا دلی شکریہ ہمارا مقصود حقیقی خدانخواستہ یہ نہ تھا۔ کہ ہم اپنے احترام کی نگہداشت کے متعلق مضطرب تھے بلکہ حقیقی مقصود محض یہ تھا۔ کہ اخباری بحثیں عموماً غیر متعلق مسائل کی طرف رجوع ہوتے ہوتے بے سود رد و کد پر منتج ہوا کرتی ہیں اسی وجہ سے ہم نے مدت سے یہ طریقہ اختیار کر رکھا ہے۔ کہ کم از کم اپنے مسلم معاصرین کے تعلق میں تخاطب کو معین نہیں کرتے۔ خدا کرے۔ کہ زیر بحث مسئلہ میں ہمارا سابقہ تجربہ غلط ثابت ہو۔ ہم اپنے معاصر کے ارشادات گرامی کا جواب ذیل میں عرض کرتے ہیں۔

دو عملی حکومت کا قبول

۱۔ میاں سر فضل حسین کی "رجعت پسندی" کی ایک معین دلیل یہ دی گئی تھی۔ کہ انہوں نے دو عملی حکومت کو قبول کیا۔ اور وزارت کی خاطر قبول کیا۔ ہم نے عرض کیا تھا۔ کہ مسٹر جناح اور حضرت علامہ اقبال پر بھی یہ اعتراض وارد ہوتا ہے۔ لیکن تازہ اشاعت میں ہمارے معاصر نے نفس قبول کو موجب اعتراض قرار نہیں دیا۔ بلکہ "وزارت کی خاطر" قبول کی مذمومیت پر زور دیا ہے یہ تخصیص ہماری سمجھ میں نہیں آئی۔ اگر دو عملی کا قبول کرنا برا ہے۔ تو ہر حال میں برا ہے۔ اگر قبول کرنا برا نہیں۔ تو کسی حالت میں بھی برا نہیں۔ ممبری اور وزارت میں فرق صرف وظائف کا ہے۔ نفس قبول میں کوئی فرق نہیں۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ وزیر بہرحال معدود ہوتے ہیں۔ سارے ممبر وزیر نہیں بنا کرتے۔ اگر ہمارے معاصر کا دعوٰے تخصیص وزارت قبول کر لیا جائے۔ تو اس کا نتیجہ زیادہ سے زیادہ یہ نکل سکتا ہے۔ کہ سابقہ اتحاد پارٹی کے ممبروں میں سے سر فضل حسین، سر سکندر حیات سر فیروز خاں نون اور تھوڑی تھوڑی دیر کے لئے سر عبد القادر اور چودھری چھوٹو رام وزیر بنے۔ باقی تمام لوگ جن کی تعداد بہت بڑی ہے۔ محض ممبر رہے۔ لہٰذا اس نقطۂ نگاہ سے بھی اتحاد پارٹی کی اکثریت اور بہت بڑی اکثریت بہرحال اسی سطح پر رہے گی جس پر مسٹر جناح اور حضرت علامہ اقبال قیام فرما ہیں۔

وزارت کی تخصیص

لیکن یہ بھی غلط ہے۔ کہ سر فضل حسین نے یا سر فیروز خاں نے یا سر سکندر حیات نے یا سر عبد القادر اور چودھری چھوٹو رام نے وزارت کی خاطر دو عملی کو قبول کیا تھا۔ ان میں سے ہر شخص اپنی آئندہ پوزیشن سے بالکل بے پروا ہو کر اسی طرح ممبر بنا تھا۔ جس طرح مسٹر جناح اور حضرت علامہ اقبال ممبر بنے تھے۔ تالعین کی کثرت نے انہیں مختلف اوقات میں وزیر بنا دیا۔ اگر حضرت علامہ اقبال کو وزارت پیش کی جاتی۔ تو وہ ہرگز انکار نہ کرتے۔ بلکہ معلوم ہے۔ کہ ان کے مختلف اوقات میں وزارت کے سوا بھی اعلےٰ عہدوں کی سعی ہوتی رہی۔ اور انہوں نے وزارت سے یا دوسرے اعلےٰ عہدوں کے قبول سے کبھی برأت کا اظہار نہیں فرمایا ہمیں ان کے خیالات سے آگاہی کا شرف حاصل ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں سمجھا جا سکتا۔ کہ انہوں نے وزارت کی خاطر ممبری قبول فرمائی تھی۔ یا وزارت کی خاطر دو عملی قبول فرمائی تھی۔

رجعت پسندی سے احتراز کا غلط دعوٰی

یہ بھی معلوم ہے۔ کہ وہ اسی اتحاد پارٹی کے ساتھ ووٹ کرتے رہے۔ اس میں شامل رہے۔ انہوں نے خود اس پارٹی کے ممتاز رکن چودھری شہاب الدین کی پریذیڈنٹی کی تحریک فرمائی تھی۔ یہ سارے حقائق محض اس بناء پر محو نہیں ہو سکتے۔ کہ آج حضرت علامہ نے مسٹر جناح کی تحریک کی تائید میں ایک بیان شائع کرا دیا ہے۔ درآں حالیکہ مسٹر جناح کی بہت سی سرگرمیوں کے خلاف حضرت علامہ کا عمل موجود ہے۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہے۔ کہ ۱۹۲۷ء سے لے کر ۱۹۲۹ء تک مسٹر جناح کی سرگرمیوں کے متعلق حضرت علامہ کے خیالات وافکار کیا تھے۔ لیکن آج ان پرانی داستانوں کو دہرانے سے قطعاً کوئی فائدہ نہیں۔

اس سے بھی آگے چلئے۔ اب مسٹر جناح کے بورڈ میں کیا ویسے ہی "رجعت پسند" شامل نہیں ہیں۔ جیسے کہ مثلاً ہمارے معاصر کے نزدیک سر فضل حسین ہیں؟ کیا نواب صاحب چھتاری وزیر اور ایگزیکٹو کونسل کے ممبر اور گورنر نہیں رہے؟ کیا سر محمد یوسف وزیر نہیں رہے۔ اور نہیں ہیں؟ کیا سید عبد العزیز بہاری وزیر نہیں ہیں؟ کیا حضرت علامہ اقبال اور چودھری افضل حق کونسل کمیٹیوں کے ممبر نہیں رہے۔ اور کیا یہ کمیٹیاں اسی دو عملی حکومت کے پرزے نہ تھیں۔ جسے وزارت کی خاطر قبول کرنے پر ہمارے معزز معاصر کو اعتراض ہے؟

پندرہ سولہ سال کی وزارت

۲۔ ہم نے اپنے معزز معاصر سے پوچھا تھا۔ کہ میاں سر فضل حسین کا کوئی کارنامہ ایسا پیش کیا جائے۔ جو رجعت پسندی کی دلیل ہو۔ اس کے جواب میں ارشاد ہوتا ہے۔ کہ ممدوح کا پندرہ سولہ سال حکومت انگریزی کا وزیر بن کر رہنا ہی رجعت پسندی ہے؟ ع

این سخن را چہ جواب است تو ہم مے دانی

اگر وزیر بن کر رہنا رجعت پسندی ہے۔ تو پھر جناب اسی انگریزی حکومت کی دو عملی والی کونسلوں کا ممبر بن کر رہنا کیوں رجعت پسندی نہیں؟ اس کی کمیٹیوں کی ممبری کیوں رجعت پسندی نہیں؟ نیز مسٹر جناح نے کیوں یو۔پی کے "رجعت پسندوں" کو اپنے بورڈ میں شامل کیا؟

وزارت اور ایگزیکٹو کونسل کی ممبری کے دوران میں حکومت کی باگ کلیۃً سر فضل حسین کے ہاتھ میں نہ تھی۔ وہ متعدد ارکان حکومت میں سے ایک تھے ہم کو یا آپ کو کیا معلوم ہے۔ کہ انہوں نے کون کون سے مسئلے میں کیا کیا رائے دی لیکن بہرحال ان کی محض ایک رائے تھی ہو سکتا ہے۔ کہ انہوں نے ہر غیر مناسب اقدام کی مخالفت کی ہو۔ اور ان کی مخالفت مؤثر نہ بن سکی ہو۔ آپ پوچھ سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے استعفےٰ کیوں نہ دے دیا؟ اس کے متعلق دو رائیں ہو سکتی ہیں۔ لیکن یہی اعتراض کونسل کے ممبروں پر بھی ہو سکتا ہے۔ حکومت کی کوئی چیز ایسی نہیں ہے۔ جو گزشتہ پندرہ سولہ برس میں کونسل یا اسمبلی کے واسطے کے بغیر جاری ہوتی ہو۔ یا اس پر کونسل یا اسمبلی میں بحث نہ ہوتی ہو۔ فرمائیے۔ مسٹر جناح یا حضرت علامہ اقبال نے کب اور کون کون سی چیز کی مخالفت کی۔ اور مخالفت کے ناکام رہنے کے بعد کب ممبری سے استعفے دیئے؟

برائیوں کو نیک بنا کر دکھانا

۳۔ ارشاد فرمایا گیا تھا۔ کہ میاں سر فضل حسین حکمرانوں کی برائیوں کو نیک بنا کر دکھاتے رہے۔ ہم نے اس کا ثبوت طلب کیا۔ تو فرمایا گیا ہے۔ کہ

آیا وزراء اور ارکان حکومت کے فرائض منصبی میں یہ بات داخل نہیں۔ کہ ہر سرکاری اقدام کی مدح و ستائش میں آسمان و زمین کے قلابے ملائیں؟

ہمارے نزدیک اس کا جواب نفی میں ہے لیکن اصل سوال یہ ہے کہ آپ جو دعوےٰ فرما رہے ہیں۔ کہ میاں سر فضل حسین کی رجعت پسندی اور اسلام دشمنی کی ایسی مفصل شرح پیش فرما سکتے ہیں۔ جس میں کسی قسم کی کمی کی گنجائش نہ رہے۔ تو مہربانی فرما کر میاں صاحب کی گزشتہ پندرہ برس کی عہدیدارانہ زندگی میں سے تین چار ہی ایسی مثالیں پیش فرما دیجئے۔ جن میں انہوں نے حکمرانوں کی برائیوں

کو ٹینک بناکر دکھایا ہو۔

میرزائیت نوازی

اس کے بعد اسلام دشمنی اور "میرزائیت نوازی" آتی ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے معزز معاصر کے نزدیک یہ دو الگ الگ صفتیں نہیں ہیں۔ بلکہ اول الذکر صفت آخر الذکر سے نتیج ہوتی ہے جس حد تک ہمیں یاد ہے پہلے صرف چودہری ظفر اللہ خاں کا ذکر تھا۔ عجیب بات ہے کہ چودہری صاحب تین مرتبہ سیالکوٹ کے دیہاتی حلقے میں سے ممبر منتخب ہوئے۔ اور غیر میرزائیوں کے ووٹوں سے منتخب ہوئے لیکن کبھی باشندگان ضلع سیالکوٹ کے خلاف کوئی فتویٰ صادر نہ ہوا۔ حضرت علامہ اقبال اور چودہری افضل حق اور مولانا مظہر علی کی ممبری کے زمانے میں چوہدری صاحب اور سکندر حیات سائمن کمیٹی کے ممبر بنے لیکن کبھی کسی نے احتجاجاً ممبری ترک نہ کی۔ چودہری صاحب تین مرتبہ گول میز کانفرنس میں گئے۔ لیکن کبھی کوئی احتجاج برپا نہ ہوا۔ صرف ہم نے پہلی مرتبہ اعتراض کیا تھا۔ اور ہماری بنا سائمن کمیٹی کی رپورٹ تھی۔ جو ہمارے نزدیک مسلمانوں کے حقوق کے خلاف تھی۔ چودہری صاحب وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے عارضی ممبر بنے۔ ان کی جگہ دوسرا شخص کونسل کا ممبر بنا کسی نے کچھ نہ کیا۔ چودہری صاحب اپنی مدت پوری کرکے واپس آ گئے پھر کونسل کے ممبر منتخب ہوئے کسی سے کچھ نہ ہو سکا۔

ایگزیکٹو کونسل کی ممبری

جب چودہری صاحب دوبارہ مستقل ایگزیکٹو کونسل کے ممبر بنے تو ہمارے علم کے مطابق اسمبلی کے مسلم ممبروں کی اکثریت نے ان کے حق میں رائے دی تھی۔ ان کی ممبری کی تائید فرمائی تھی۔ اس کے بعد معلوم اغراض کی بنا پر ان کے خلاف پراپیگنڈا کیا گیا۔ اور لطف یہ ہے کہ چودہری صاحب کی جگہ پنجاب کونسل میں ان کے چھوٹے بھائی ممبر منتخب ہو گئے اسلام کا کوئی نادر رہ کار تحفظ نہ اٹھا۔ جو

اس موقع پر کچھ کر سکتا۔ اس سے بھی بڑھ کر دلچسپ بات یہ ہے۔ کہ حضرات احرار نے مسلم لیگ والوں سے تو کہہ دیا تھا۔ کہ جب تک احمدیوں کو لیگ میں سے خارج نہ کرو۔ لیگ کے ساتھ اتحاد نہیں ہو سکتا۔ لیکن چودہری افضل حق صاحب اور مولانا مظہر علی صاحب سے بھی کبھی یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ تم پنجاب کونسل کی ممبریاں کیوں ترک نہیں کرتے حالانکہ ایک نہیں دو قادیانی مسلمانوں کے حلقوں سے ممبر منتخب ہو کر تمہارے برابر بیٹھے ہیں؟ لیکن میاں سر فضل حسین "میرزائیت نواز" بن گئے۔ باقی ساری دنیا مومن و ثابت رہی۔ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کی ممبری سر فضل حسین کے ہاتھ میں نہ تھی۔ کیا ان کے خلاف یہ سارا ہنگامہ احرار نے اسی لئے برپا نہیں کیا۔ کہ آئندہ انتخابات میں سر فضل حسین کے خلاف لڑنا تھا؟ اور جن اغراض کی خاطر اور جن محرکات کی بنا پر یہ جنگ چھیڑی گئی ہے۔ بدقسمتی سے اس کا بھی علم ہے لیکن ؎

مصلحت نیست کہ از پردہ بروں افتد راز
ورنہ در محفل رنداں خبرے نیست کہ نیست

حضرت علامہ اقبال نے خود میرزا بشیر الدین محمود احمد کو کشمیر کمیٹی کا صدر بنایا رسالی ڈیڑھ سال تک اس میں بہ حیثیت ممبر کام کرتے رہے۔ یہ جانتے ہوئے کام کرتے رہے کہ تحریک کشمیر میں زیادہ روپیہ میرزا صاحب کی جماعت کا خرچ ہو رہا ہے۔ چودہری ظفر اللہ خاں کے ساتھ کونسل میں اور دو گول میز کانفرنسوں میں کام کرتے رہے۔ مسٹر جناح کی پوزیشن بھی چودہری صاحب کے تعلق میں یہی رہی۔ لیکن آج ان دونوں بزرگوں کو الگ ظاہر فرمایا جا رہا ہے۔ اور سر فضل حسین "میرزائیت نواز" ہیں۔ کیوں؟ کیا سر فضل حسین کیسے حنفیت کی پابندی میں حضرت علامہ اقبال سے کم ہیں؟ یا کیا۔ مسٹر جناح باعتبار رعقائد سر فضل حسین کے مقابلے میں مسلمانوں سے اقرب ہیں؟ ؎

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے۔

ایم۔ اے۔ او کالج امرتسر میں جماعت احمدیہ کی توہین

۲۴ مئی کو ایم۔ اے۔ او کالج امرتسر کے ہال میں کالج کی بزم ادب کی طرف سے زیر صدارت پرنسپل محمد الدین صاحب تاثیر ایک پبلک مشاعرہ منعقد ہوا۔ جس میں کالج کے طلبا کے علاوہ اور بھی کئی ایک دیگر اصحاب شامل ہوئے۔ مشاعرہ میں کالج کے طلبا پروفیسرز اور کئی ایک دیگر شعراء نے اپنے اپنے کلام سنائے۔ آخر میں ایک شخص نفیس غایلی کو کھڑا کیا گیا۔ جو جماعت احمدیہ کے خلاف اپنی دریدہ دہنی کی وجہ سے مشہور ہے اس نے کھڑے ہوتے ہی جماعت احمدیہ اور بانی سلسلہ احمدیہ کے خلاف زہر اگلنا شروع کر دیا۔ جس پر ایک احمدی نوجوان مسمی خادم مصطفےٰ نے کھڑے ہو کر پرنسپل صاحب کو توجہ دلائی کہ یہ کسی خاص فرقے کا مشاعرہ نہیں۔ بلکہ ایک عام پبلک مشاعرہ ہے۔ جو تمام کالج کے طلبا کی طرف سے ہے۔ اس میں کسی کو حق نہیں ہے کہ وہ کسی کے پیشوا اور عقائد کی توہین کرے۔ مگر باوجود توجہ دلانے کے پرنسپل صاحب نے اس بات کی کچھ پرواہ نہ کی۔ بلکہ الٹا یہ جواب دیا۔ کہ اگر آپ کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ تو آپ باہر چلے جائیں۔ اس پر تمام احمدی طلبا اور دیگر احمدی دوست ہال سے باہر چلے آئے۔ (نامہ نگار)

بشیر احمد احراری کی بدزبانی کے خلاف جماعت احمدیہ سرگودہا کی قرارداد

جماعت احمدیہ سرگودہا نے اپنے ایک غیر معمولی اجلاس منعقدہ ۲۶ مئی میں بعد نماز مغرب مندرجہ ذیل ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس کئے۔

(۱) ۲۵ مئی کو رات کے وقت گول چوک سرگودہا میں بشیر احمد احراری نے ایک نہایت ہی اشتعال انگیز اور قابل اعتراض تقریر احرار کے جلسہ میں کی۔ جس میں اس نے نہایت گندی گالیاں بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ہمارے موجودہ امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دیں۔ لوگوں کو گورنمنٹ اور جماعت احمدیہ کے خلاف بہت ابھارا۔ یہ جلسہ خلاف قانون اور امن شکن تھا۔ اور ایسے جلسے بموجب حکم صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر مندرجہ یادداشت نمبر ۲۷۹ مورخہ ۱۱/۵ کے ممنوع ہو چکے ہیں۔ اجلاس ہذا بشیر احمد احراری کے خلاف غیظ و غضب کا اظہار کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ بشیر احمد کے خلاف کارروائی عمل میں لائے۔

(۲) قرار پایا کہ مندرجہ بالا قرارداد کی نقل:

(۱) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر ضلع شاہپور سرگودہا۔

(۲) سپرنٹنڈنٹ پولیس۔

(۳) اخبار الفضل قادیان۔

(۴) اور بحضور حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھیجی جائیں۔

خاکسار عبدالرحیم بی۔ اے۔ ایل ایل بی سیکرٹری امور خارجہ انجمن احمدیہ سرگودہا

جماعت احمدیہ گنج کا تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں ۳۰ مئی ایک خاص تبلیغی جلسہ منعقد کیا۔ جلسہ زیر صدارت چودہری احمد جان صاحب شروع ہوا۔ "احراری اعتراضات کے جوابات" کے عنوان پر شیخ محمد لطیف صاحب نے تقریر فرمائی اور غلط الزامات کی تردید فرمائی۔ "صداقت مسیح موعود" پر جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر مولوی فاضل نے تقریر کی۔ "ختم نبوت کی حقیقت" پر ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی اے ایل ایل بی نے سوا دو گھنٹہ نہایت عالمانہ تقریر کی۔ جو از حد دلچسپی کی موجب رہی۔ آپ نے قرآن مجید احادیث۔ ائمہ سلف کے اقوال سے اجراء نبوت کے ثبوت پیش فرمائے۔ حاضری اڑھائی صد کے قریب تھی۔ لوگ نہایت خاموشی اور توجہ سے سنتے رہے۔ چند احرار نے شرارت کرنی چاہی اور شور بھی مچایا۔ لیکن بفضلہ تعالیٰ جلسہ بخیر و خوبی پونے ایک بجے رات دعا پر ختم ہوا۔

خاکسار۔ مرزا البشیر احمد

محافظ جنین

حبِّ اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاطِ حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے پیچش۔ دردپسلی یا نمونیا۔ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی۔ چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمے سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا۔ اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے مونہہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حبِّ اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تا کہ خلقِ خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست مضبوط اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حبِّ اٹھرا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے ہے۔ یکدم منگوانے پر للعہ روپیہ علاوہ محصولڈاک

المشتہر **حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان**

باغ کے ٹھیکہ کی نیلامی

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے باغ کا ٹھیکہ ۴ جون ۱۹۳۶ء کو بروز جمعرات بوقت ۵ بجے شام موقعہ پر منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ نیلام کریں گے ضرورت مند اصحاب موقعہ پر پہونچ کر بولی دیں۔ شرائط نیلام موقعہ پر سنائی جائیں گی۔

ناظم جائداد - قادیان

بائیسکل کی دوکان

ایک مخلص پرجوش محنتی اور دیانتدار احمدی نوجوان جنہوں نے بائیسکل کی فٹنگ وغیرہ کے کام کی باقاعدہ تعلیم حاصل کی ہے کسی موزون جگہ بائیسکل کی دوکان کھولنا چاہتے ہیں۔ ان سرمایہ دار اصحاب کے لئے جو اپنا سرمایہ اس مفید تجارت میں لگانا چاہیں نہایت اچھا موقعہ ہے۔ جو دوست اس میں حصہ لینا چاہیں جلد تر اپنے ناموں سے اطلاع دیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

داخلہ

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں نئے طلباء کا داخلہ ۲۸ جولائی ۳۶ء سے ۴ اگست ۳۶ء تک ہوگا۔ لہٰذا داخلہ کی درخواستیں بنام پرنسپل طبیہ کالج علی گڑھ ۱۵ جولائی ۱۹۳۶ء تک پہونچ جانی چاہئیں۔ اور امیدوار کو دفتر کی جانب سے مقرر کی ہوئی تاریخ پر کالج میں حاضر ہونا چاہیئے۔ مقررہ تعداد کے پورا ہونے کے بعد کسی طالب علم کا داخلہ نہ کیا جائے گا۔ پراسپکٹس پرنسپل طبیہ کالج کے دفتر سے مفت طلب کیجئے۔

عطاء اللہ بٹ پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے۔ اس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے۔ قیمت مع محصولڈاک عہ صرف

مینیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان

ہر قسم کا کٹ پیس

ہم سے خریدیئے۔ ہماری قیمتیں مناسب۔ مال تازہ آیا ہوا اور نہایت اچھا ہوگا۔ ہم براہ راست یورپ۔ امریکہ اور جاپان سے مال منگاتے ہیں۔ ایک مرتبہ منگانے سے آپ مستقل خریدار بن جائینگے

پتہ: ویسٹرن امپورٹرز لمیٹڈ جینا بائی بلڈنگ مسجد بندر روڈ بمبئی نمبر ۳

Western Importers Limited.
Jena Bai Building
Masjid Bunder Road Bombay 3

امراض پوشیدہ اور امراض دیرینہ

ہومیوپیتھک علاج بہ نسبت دوسرے طریقہ علاج کے جلد فائدہ کرتا ہے۔ مختلف علاج اور انجکشن سے بیماری کو پیچیدہ نہ بنایئے۔ انجکشن سے مرض خطرناک صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اگر آپ کسی کو مرض میں مبتلا پاویں۔ تو میرا تعارف کرا دیجئے۔

ایم - آئچ - احمدی - چتوڑ گڑھ میواڑ

سرمہ نور رجسٹرڈ

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ سرموں کا سرتاج نہایت ہی قابلِ قدر اور مقوی بصر ادویات کا مجموعہ۔ ضعف بصر دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ خارش۔ ناخونہ پانی بہنا۔ اندھراتا سرخی وغیرہ کو دور کر کے نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بے نظیر ہے۔ نمونہ ۱ کے ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ قیمت فی تولہ [illegible] ۶ ماشہ عہ

شفاخانہ رفیق حیات قادیان پنجاب

مرگی اور ہسٹیریا کا خاص علاج

اگر دورہ پہلی بار ہی کم نہ ہو۔ بارک نہ جائے۔ تو قیمت واپس مرگی خواہ کسی قسم کی اور ہسٹیریا دونوں امراض کتنی ہی دیرینہ کیوں نہ ہوں انکا معجز نما علاج ہے چند دن کے اندر صحت میں انقلاب پیدا ہو جاتا ہے۔ آپ اطمینان کریں۔ علاج شروع کر دیں مفصل دوائی کے ہمراہ چھپا ہوا ہوگا۔ قیمت دوائی للعہ مریض کی عمر۔ مرض کی مدت و دیگر ضروری باتیں لکھ کر بھیجیں۔ المشتہر۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن ایل۔ ایم۔ پی۔ [illegible] ایل۔ سی۔ پی۔ ایس۔ موگا۔ پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

شملہ ۳۱ مئی۔ آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب ریلویز اور کامرس ممبر کورو کشستر کے میلہ پر مسافرین کی آمد و رفت کا انتظام کرنے کے لئے کل شام کورو کشستر روانہ ہو گئے۔ آپ ۲ جون کو شملہ واپس تشریف لے آئینگے

بمبئی ۳۱ مئی۔ مہار نامی اچھوت قوم کی ایک کانفرنس میں جو بمبئی میں مسٹر پی ایس ونکٹ راؤ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ متعدد اہم ریزولیوشن منظور ہوئے۔ ایک ریزولیوشن کا مضمون یہ تھا۔ کہ مہار قوم کے لئے مساوات اور آزادی حاصل کرنے کے لئے سب سے بہتر طریق یہی ہے۔ کہ وہ مذہب تبدیل کر لیں ریزولیوشن میں مہار قوم کے افراد کو تاکید کی گئی ہے۔ کہ ہندوؤں کے دیوتاؤں کی پرستش نہ کی جائے۔ ان کے میلوں اور تہواروں کو نہ منایا جائے۔ بہت سے مقررین نے ہندوؤں کی شدید مذمت کی۔

ڈبلن ۳۱ مئی۔ آئرلینڈ کی سینٹ کو منسوخ قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ اب کوئی سینٹ موجود نہیں۔

سیالکوٹ ۳۱ مئی۔ انجمن اسلامیہ کے سالانہ اجلاس میں جو ۳۰ مئی کو شروع ہوا۔ مولوی ظفر علی خان نے تقریر کی۔ تقریر کے دوران میں احراری والنٹیروں نے شور مچایا اور بڑھ کر ان پر حملہ کر دیا۔ جس سے وہ زخمی ہو گئے۔ شیخ حسام الدین بھی اس وقت سیالکوٹ میں موجود تھے۔ جلسہ میں کسی احراری لیڈر نے اس واقعہ کی مذمت نہ کی۔

امرتسر ۳۱ مئی۔ آج جلیانوالہ باغ میں تقریباً ستر ہزار کے مجمع میں پنڈت جواہر لال نہرو نے تقریر کی۔ جس میں اس امر پر زور دیا۔ کہ ملک آزاد ہوتے ہی فرقہ دار مسائل اقتصادی پیچیدگیوں اور بے کاری کا خاتمہ ہو جائیگا

لاہور ۳۱ مئی۔ مولانا سید حبیب صاحب مدیر سیاست کو ۳۰ مئی کو ایک نوٹس دیا گیا۔ کہ وہ دائرہ درگس میں منعقد ہونے والے مسلم جلسہ میں تقریر نہیں کر سکتے۔ اس سلسلہ میں مولانا نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو اطلاع دی ہے کہ انہوں نے اس کا جواب حکام کو دیدیا ہے جس میں انہوں نے لکھا۔ کہ اس جلسہ کی اطلاع ہی انہیں اس وقت ملی۔ جبکہ پولیس نے ان کو آکر نوٹس دیا۔ آپ نے اس کے خلاف شدید احتجاج کیا ہے۔

جبل الطارق ۳۱ مئی۔ کل شاہ حبشہ سے نمائندہ رائٹر نے پوچھا کہ آپ مستقبل میں کیا کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں ہر آئینی اور ممکن طریق سے حبشہ کے حقوق کے تحفظ کا بندوبست کرنے یورپ جا رہا ہوں

ناگپور ۳۱ مئی۔ گذشتہ شب صدر بازار میں آگ لگ گئی جس سے لکڑی کی ایک دوکان جل کر راکھ ہو گئی۔ نقصان کا اندازہ دس ہزار روپیہ لگایا جاتا ہے۔

شنگھائی ۳۱ مئی۔ شنگھائی میں جاپان کے خلاف اشتعال انگیز مظاہرے ہو رہے ہیں۔ شہر میں تین ہزار چینی طلباء نے ایک جلوس نکالا۔ اور جاپانیوں کے خلاف نعرے لگائے۔

احمد آباد ۳۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے گاندھی جی تین ماہ کے لئے یورپ اور امریکہ کا دورہ کریں گے۔ واپسی پر اسلامی ممالک میں بھی جائینگے۔ اور کانگرس کے آئندہ اجلاس سے پہلے ہندوستان واپس آ جائیں گے دوران سفر میں آپ ہندوستان کی قومی تحریک کے حق میں پراپیگنڈا کریں گے۔

لاہور ۳۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مولوی ظفر علی خان نے پنڈت جواہر لال نہرو سے درخواست کی تھی۔ کہ وہ قضیہ مسجد شہید گنج کا تصفیہ ثالث بن کر کرائیں۔ لیکن پنڈت جی نے ان کی اس تجویز کو منظور کرنے سے انکار کر دیا

راولپنڈی ۳۱ مئی۔ مسلمانان راولپنڈی نے کمشنر کے احکام کے علی الرغم جلوس عید میلاد النبی کو مسلح ہو کر نکالنے کا فیصلہ کیا ہے۔

بمبئی ۳۱ مئی۔ بمبئی پریذیڈنسی کے اچھوتوں کی کانفرنس کے اجلاس میں ڈاکٹر امبیدکار نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اچھوتوں کے لئے ہندو مذہب کو ترک کرنا اسی قدر اہم اور ضروری ہے۔ جس قدر ہندوستان کے لئے سوراج کا حاصل کرنا ہے۔ میں نے مذہب تبدیل کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے

اور میں چاہتا ہوں کہ آپ سب میری اتباع کریں

کلکتہ ۳۱ مئی۔ مولانا ابوالکلام آزاد اپنی تقریر سیرت النبی کے متعلق ۳ جون کو ۵ ۱۵-۷ بجے شام کلکتہ ٹائم یعنی ساڑھے سات بجے سٹینڈرڈ ٹائم کلکتہ سے براڈ کاسٹ کریں گے۔

بیت المقدس ۳۱ مئی۔ نابلس کے قریب ایک گورہ فوج اور عربوں کے درمیان تصادم ہو گیا۔ جس میں ایک دوسرے پر گولیاں برسائی گئیں۔ ایک عرب ہلاک اور ۳ مجروح ہوئے

دہلی ۳۱ مئی۔ کل صبح صدر بازار میں خوفناک آگ لگ گئی۔ جس کے نتیجہ میں ۲۷ دوکانیں جل گئیں۔ اور ایک لاکھ روپیہ کا نقصان ہو گیا۔ مسلسل چھ گھنٹے کی کوشش کے بعد آگ کو فرو کیا گیا۔ بہت سی دوکانیں اور جائداد بیمہ شدہ تھی۔ آگ لگنے کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ یہ سب دوکانیں مسلمانوں کی تھیں

بیت المقدس ۳۱ مئی۔ نابلس میں عربوں کی مقاطعہ کمیٹی نے ایک اعلان جاری کیا ہے۔ جس میں پولیس پر حملوں اور تشدد کے واقعات سے بے تعلقی کا اظہار کیا ہے۔ اس سے مستقبل میں سمجھوتہ کے امکانات زیادہ ہو گئے ہیں۔

ٹین سٹین ۳۱ مئی۔ جاپان کا ایک سرکاری بیان مظہر ہے کہ جاپانی حکام ریلوے پل کو بم سے اڑانے کی ذمہ داری ملک میں جاپانیوں کے خلاف مظاہرے کرنے والے چینی طلباء کے ایک خاص گروہ پر عاید کر رہے ہیں۔ حکام نے اس کا غیر مبہم الفاظ میں اعلان کر دیا ہے کہ اس قسم کا ہر ناخوشگوار واقعہ چین اور جاپان کے تعلقات دوستی کے لئے مہلک ثابت ہوگا

جہلم ۳۱ مئی۔ ضلع جہلم کا ایک گاؤں جھگیاں دریائے جہلم کی تباہکاریوں کا شکار ہو رہا ہے۔ نصف سے زیادہ گاؤں دریا کی زد میں آ چکا ہے۔ باشندگان وہ بالکل بے خانماں و برباد ہو چکے ہیں۔

کلکتہ ۳۱ مئی۔ کل کلکتہ میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ اس قسم کی اطلاعات شیلانگ۔ آسام اور شمالی بنگال کے کئی اور حصوں سے بھی آئی ہیں۔

شملہ ۳۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ صوبجاتی آزادی کے قیام کے بعد ستمبر ۱۹۳۷ء کے خاتمہ سے پہلے ہندوستان میں فیڈرل کورٹ قائم ہو جائے گی۔ صوبجاتی اسمبلیوں کے انتخابات فروری ۱۹۳۷ء تک ختم ہو جائیں گے۔

مدراس ۳۱ مئی۔ نارویجن کا ایک جہاز جو ردی۔ بٹ سن۔ اور ہونگ کانگ سے لدا ہوا تھا۔ جب مدراس کے قریب پہنچا تو اسے آگ لگ گئی۔ جس سے سخت نقصان ہوا۔ موقع پر مدد پہنچ جانے سے آگ بجھا دی گئی۔ نقصان کا اندازہ نہیں ہو سکا۔

حیفا ۳۱ مئی۔ طبریاس اور حدیدہ میں ہزاروں درخت جڑ سے اکھڑ گئے ہیں۔ بیلقوریا میں فصلیں نذر آتش ہو گئی ہیں۔ نذارتھ کے قریب کھیت کے کھیت تباہ ہو گئے ہیں حیفا میں شدید آتشزدگی کے حادثات رونما ہو رہے ہیں۔

کلکتہ ۳۱ مئی۔ بنگال کے متعدد اضلاع میں طوفان باد و باراں سے فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ بعض مقامات میں شدید بارش ہوئی۔

شملہ ۳۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ سر شفاعت احمد خان عنقریب سیاسیات سے علیحدہ ہو جائیں گے۔ اور انہیں پبلک سروس کمیشن کا رکن مقرر کیا جائے گا۔

لنڈن ۳۱ مئی۔ حبشہ کے سفارتخانہ کا بیان ہے۔ کہ شاہ حبشہ بدھ کے روز لنڈن پہنچ جائیں گے۔ اور مسٹر ایل فندری کے مہمان ہونگے۔

علیگڈھ ۳۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ مسلم گرلز انٹرمیڈیٹ کالج علی گڑھ کو عنقریب ایک اعلےٰ درجہ کا ڈگری کالج بنایا جائیگا اس تجویز کے مالی پہلو پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی مرتب کر دی گئی ہے۔

واردھا ۳۱ مئی۔ گاندھی جی نے اپنے بیٹے کے مسلمان ہو جانے پر اظہار خیال کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ میں اس کے اس اقدام کو کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ چونکہ میرا بیٹا شراب خوری کا عادی ہے اسلئے وہ صحیح فکر اور سنجیدگی ارادہ سے عاری ہو چکا ہے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی